U6954
337

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب سے ایک شرعی مسئلہ کا جواب مطلوب ہے وہ یہ کہ میں مبلغ دس لاکھ روپے اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا کیلئے وقف کرنا چاہتی ہوں اس طور پر کہ اسکے اصل سرمایہ کو باعتبار مقدار کے محفوظ رکھا جائے اور اس کو بذریعہ تجارت کسی محفوظ کاروبار میں انویسٹ کر کے اسکے منافع کو درج ذیل مصارف میں خرچ کیا جائے:۔

۱. تعلیم قرآن (مکاتب قرآن مجید کے اساتذہ کی تنخواہ)

۲. اشاعت دین

۳. تعمیر مساجد ومدارس

۴. قرآن مجید، دینی اور دعوتی کتب کی اشاعت

۵. مدارس دینیہ کی اعانت

۶. اعانت فقراء ومساکین

۷. ایسے سفید پوش افراد کی اعانت جو زکوۃ نہیں لے سکتے

اپنی زندگی میں اس وقف کی میں ذمہ دار ہوں گی اور وفات کے بعد متولی کے طور پر میں اپنے اولاد میں سے ایک کو مقرر کرنا چاہتی ہوں۔

کیا میرا اس طریقے سے وقف کرنا شرعا درست ہو گا؟

اس سلسلے میں امداد المفتین میں حضرت فقیہ ملت حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے دو فتاوی موجود ہیں (جواب سوال نمبر ۶۵۱ صفحہ نمبر ۶۲۹ اور جواب سوال نمبر ۶۵۲ صفحہ نمبر ۶۳۱)

آنجناب سے شرعی رہنمائی کی درخواست ہے۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۳/۱۷۲۸

والسلام

ام قاسم

۰۳۳۳۵۱۶۹۴۶۴

www.facebook.com/groups/MyMufti

K1277

دراہم ودنانیر کے وقف کئے جانے کی تحقیق

(سوال ۶۵۱)[1] ایک ضروری سوال حل طلب ہے جس کا منشاء چند فروع فقہیہ ہیں اول وہ فروع نقل کرتا ہوں پھر وہ سوال لکھوں گا اور چونکہ وہ فروع محض یاد سے لکھی ہیں اس لئے ان کے صحیح یا غلط یاد ہونے کی تحقیق بھی مقصود ہے وہ فروع یہ ہیں۔

(۱) دراہم ودنانیر کا وقف کرنا متاخرین کے قول پر صحیح ہے اس صورت سے کہ اصل سرمایہ باعتبار مقدار کے محفوظ رہے اس کو بذریعہ تجارت بڑھا کر اس کے منافع کو مصارف وقف میں صرف کیا جاوے۔

(۲) واقف کو منافع وقف سے تاحیات خود اپنی ذات کے لئے انتفاع کی شرط ٹھیرانا جائز۔ دوسری شرائط صحت وقف کا تحقق ہر حال میں ضروری ہے۔

(۳) وقف میں زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ وجوب کے لئے دلیل سے ملک محل کی شرط ہے اور اس علت کا مقتضاء یہ ہے کہ دراہم موقوفہ اور اس کے ربح میں بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ مقتضٰی کلیات سے لکھا ہوا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر دراہم موقوفہ بشرط انتفاع النفس کی آمدنی پر اپنے خرچ میں لانے کے لئے قبضہ کر لیا تو اس نیت سے قبضہ کرنے سے وہ رقم اس کی ملک میں داخل ہو گئی یا داخل نہیں ہوئی صرف اباحت کے طور پر اس سے انتفاع جائز رہے گا دوسری صورت میں یہ سوالات متوجہ ہوں گے کہ اگر قبل استہلاک اس پر حولان حول ہو گیا تو اس پر زکوٰۃ نہ ہونا چاہئے نیز اگر واقف مر گیا تو اس میں میراث جاری نہ ہونا پھر کس صورت میں واقف پر واجب ہوگا کہ اس کے متعلق وصیت کر جاوے اور کیا اس کا مصرف اس وقف کے مصارف مقصود ہوں گے اور اگر اس کو دوسرے مال میں مخلوط کر دیا تو خلط سے مالک ہو کر کیا اس کا ضمان واجب ہوگا۔

اور پہلی صورت میں یعنی تملک میں یہ سوالات تو متوجہ نہ ہوں گے لیکن ایک علمی اشکال رہے گا کہ جب منافع وقف کے بھی وقف ہیں جس کے لوازم سے عدم تملک ہے یہ لازم اس سے کیسے منفک ہو گیا۔ بینوا توجروا؟

(الجواب) فروع مذکورہ جن پر سوال مبنی ہے سب صحیح اور مصرحات فقہاء میں سے ہیں۔ فرع نمبر ا۔ عالمگیری باب دوم جلد سوم ۳۰۲ میں۔ نیز در مختار میں مصرح ہے اور فرع نمبر ۲۔ بھی عالمگیری اور شامی وغیرہ

....

(۱) یہ سوال حضرت مجدد الملت حکیم الامت سیدی وسندی ومرشدی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ العزیز کا ہے جس پر جواب لکھنے کی جرأت بھی اپنی بے مائگی کے باوجود حضرت ہی کے الطاف ومکارم اخلاق کی بنا پر ہو سکی ورنہ ۔

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل۔

حضرت والا قدس سرہ نے اس جواب پر تصدیق بھی بالفاظ ذیل تحریر فرما کر ایک ناکارہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں ان کلمات کو آئندہ کیلئے فال نیک اور باعث برکات سمجھ کر نقل کرتا ہوں۔ ورنہ اس کی نقل بھی دشوار ہے۔

السلام علیکم۔ دو مسرتیں ہوئیں اور دونوں بالغہ سابغہ۔ ایک شبہ کا ازالہ 'دوسری اپنی آنکھ سے دین کی صحیح خدمت کرنے والے کا مشاہدہ جس نے امید بن گئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ امت کے دستگیر ابھی باقی رہیں گے دل سے دعا برکت ظاہر وباطنہ کی کرتا ہوں۔

اشرف علی از تھانہ بھون

دار الافتاء ۸۳/۱۷۲۸

www.facebook.com/groups/MyMufti

اور عامہ متون شامی و مشروح میں مصرح ہے اور فرع نمبر ۳ شامی میں در مختار کے قول وسببه ملك نصاب کے تحت میں مصرح ہے ولفظه فلا زكوة في سوائم الوقف و الخيل المسبلة لعدم الملك (شامی صفحه ٥ ج ٢)

اب جواب سوال کا یہ ہے کہ دراہم موقوفہ علی نفسہ کے منافع پر جب واقف نے بحیثیت مصرف وقف ہونے کے قبضہ کر لیا تو یہ قبضہ مالکانہ ہے اور جس قدر دراہم حسب شرط وقف اسکے حصہ میں آئے ہیں وہ اس کی ملک تام ہیں اگر وہ بقدر نصاب جمع ہو جاویں تو حولان حول کے بعد ان پر زکوٰۃ واجب ہو گی اور واقف ان کو چھوڑ کر انتقال کر جائے تو ان میں میراث جاری ہو گی اور منافع وقف، وقف نہیں ہوتے بلکہ واجب التصدق والانفاق ہوتے ہیں جیسے چرم قربانی کی قیمت واجب التصدق ہے اور جب وہ کسی مستحق صدقہ کو دیدی جائے تو اس کی ملک تام ہو جاتی ہے اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ منافع وقت کی تملیک کیسے ہو گی۔ منافع وقف پر مصارف وقف کا قبضہ قبضہ ملک ہونیکی دلیل مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

(١) قال في وقف الهندية اما تعريفه فهو في الشرع عند ابي حنيفةؒ حبس العين على ملك الواقف و التصدق بالمنفعة على الفقراء او على وجه وجوه الخير (الى ان قال) وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى وجه تعود منفعته للعباد (عالمگیری صفحه ٣٦٣ ج ٢) و مثله في الدر المختار و ردالمحتار و عامة كتب الفقه و لفظ الدر المختار حبس العين و التصديق بالمنفعة ولو في الجملة و على وجه من وجوه البراه قال الشامي قوله في الجملة فتدخل فيه الوقف على نفسه ثم الفقراء و كذا الوقف على الاغنياء ثم الفقراء (شامی صفحه ٤٩٤ ج ٣) فقد اتفقت المتون و الشروح و الفتاوى على ان منفعة الوقف صدقة ولو في الجملة— والصدقة كالهبة يورث التمليك. (٢) لمافي الدر المختار و الصدقة كالهبة بجامع التبرع و حينئذ لا تصح غير مقبوضة ولا في مشاع يقسم (شامی صفحه ٧١٨ ج ٤) (٣) وفي تنقيح الحامدية التصدق على الغنى هبة وان ذكر لفظ الصدقة و على الفقير صدقة وان ذكر لفظ الهبة تتارخانية. (تنقيح الفتاوى صفحه ٧٩ ج ٢)

والحاصل ان الصدقة لا تتم بدون التمليك ولذالم يجز فيما وجب ان يتصدق به صرفه مصارف الاباحة. وبه استدل في البدائع على وجوب التمليك في مصارف الزكوٰة حيث قال (٤) والايتاء هو التمليك ولذا سمى الله تعالى الزكوٰة صدقة بقوله عزو جل انما الصدقات للفقراء و التصدق تمليك فيصير المالك فخر حاقدر الزكوٰة الى الله تعالى بمقتضي التمليك (بدائع صفحه ٣٦ ج ٢) (٥) وفي تنقيح الحامديه و منع اهل الوقف و مستحقيه من الوظيفة المسماة لهم فان فعل شيئا مما ذكر فقد استحق العزل صفحه ٢١٩ ج ١.

اور دلیل اس امر کی منافع وقف وقف نہیں ہوتے بلکہ واجب التصدق والانفاق ہوتے ہیں۔ عبارات ذیل میں (١) عبارت مذکورہ نمبر ١ جس میں منافع وقف کو اصل وقف کے خلاف صدقہ واجب

دار الافتاء
٨٣/٢٣٨

www.facebook.com/groups/MyMufti

0279

التملیک قراردیاہے کما مر مفصلاً۔

(۲) متولی المسجد اذا اشتری من غلته داراً اوحانوتاً فهده الدار وهذه الحانوت هل تلحق بالحوانيت الموقوفة على المسجد و معناه هل تصير وقفاً اختلف المشائخ فيه قال الصدر الشهيد المختار انه لا تلتحق ولكن تصير مشتغلا للمسجد وهذا لان الشرائط اللتى يتعلق بها لزوم الوقف و صحته حتى لا يجوز نسخه ولا بيعه لم يوجد شئ من ذلك ههنا فلم يصر وقفاً فيجوز بيعه فى التاسع عشر من الذخيرة. (فتاوٰی انقرویه صفحه ۲۲۱ ج ۱)

عبارات مذکورہ سے صراحۃً معلوم ہو گیا کہ منافع وقف وقف نہیں یہاں تک کہ اگر ان سے کوئی مکان یادوکان وقف کے مصالح کے لئے خرید لی جاوے تو وہ بھی وقف نہیں ہوگی الغرض جب واقف نے شرائط وقف کے مطابق منافع وقف پر اپنے صرف میں لانے کے لئے قبضہ کر لیا تو یہ قبضہ ملک ہے اگر اس میں بقدر نصاب جمع ہو گیا تو حولان حول کے بعد اس پر زکوٰۃ بھی واجب اور بعد وفات کے اس میں میراث بھی جاری ہوگی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

نقدروپیہ، قرض، یا مشترک باغ کو وقف کرنا جو موروثی زمین پر واقع ہو

(سوال ۶۵۲) نقدروپیہ کا وقف کرنا صحیح ہے یا نہیں۔

(۲) دین کا یعنی جو کسی پر قرض ہو وقف کرنا صحیح ہے یا نہیں۔

(۳) ایسے باغ کا وقف کرنا صحیح ہے یا نہیں جو مشترک ہو اور ایسی زمین پر واقع ہو جو کرایہ کی ہے لیکن قانون وقف کی رو سے وہ موروثی ہے یعنی نسلاً بعد نسلٍ اسی پر قبضہ رہ سکتا ہے نیز مالک زمین غیر مسلم ہے۔

(الجواب)(۱) جن بلاد میں نقدروپیہ کا وقف کرنا متعارف ہو وہاں جائز ہے جہاں متعارف نہ ہو وہاں جائز نہیں اور عصر حاضر میں وقف دراہم ودنانیز عامہ بلاد میں متعارف ہو گیا ہے اس لئے جائز ہے۔

قال فى قانون العدل والانصاف معز ياللدر المختار و حواشيه ردالمحتار ولما جرى التعارف به وتعورف و فقه فى بعض البلاد والدر اهم والدنا نير و الحبوب و نحوها من المكيلا و اطوز و نات والا كسية للفقراء فيجوز و قفها فى البلاد اللتى تعورف فيها وقفها ولا يجوز فى البلاد اللتى لم يتعارف وقفها فيها فالعبرة فى ذلك بعرف كل بلاداه (ص ۱۸) وفى الباب الثانى من وقف الهندية ولو وقف دراهم او مكيلا اوثياباً لم يجز وقيل فى موضع تعارفوا ذلك يفتى بالجواز قيل كيف قال الدر اهم تقرض للفقراء ثم يقبضها او تدفع مضاربة ويتصدق بالربح اه (عالمگیری ص ۳۱۸ ج ۲)

(۲) فى الدر المختار ولايتم الوقف حتى يقبض اه واقره الشامى عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ دین کا وقف صحیح تو ہو جائے گا لیکن تکمیل اور اہتمام وقف کا قبض دین پر موقوف رہے گا۔

(۳) فى قانون العدل والا نصاف معزيا للهندية والا سعاف. وقف المشاع المحتمل للقسمة

دار الافتاء ۸۳/۱۷۲۹

www.facebook.com/groups/MyMufti

00280

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

آپ نے سوال میں نقد رقم وقف کرنیکی جو صورت لکھی ہے وہ شرعاً درست ہے۔ اسکے دلائل اور اس پر وارد ہونے والے شبہات کے جوابات مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان فتاویٰ میں موجود ہیں جنکی نقل آپ نے استفتاء کے ساتھ منسلک کی ہے۔ اور مناسب ہوگا کہ وقف تحریری کیا جائے اور اسمیں جملہ امور وضاحت کے ساتھ تحریر کردیئے جائیں اور متولی کسی متقی، امانت دار شخص کو بنایا جائے اور اسے پابند کردیا جائے کہ وہ کسی مستند دار الافتاء سے مسائل معلوم کرکے اسکے مطابق وقف کی ذمہ داریاں پوری کرے۔ واللہ سبحانہ اعلم

خلیل احمد اعظمی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

www.facebook.com/groups/MyMufti